REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲ ۱/۲ ”

فی پرچہ ۱؍

۱۰؍جمادی الاول ۱۳۶۹ھ

| جلد ۳۸/۴ | ۲۸؍تبلیغ ۱۳۲۹ھش | ۲۸؍فروری ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۸ |
| --- | --- | --- | --- |


## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶؍ماہ تبلیغ۔ مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گلے میں تکلیف زیادہ ہو جانے کے باعث ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

لاہور ۲۸؍فروری۔ نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل شام سے طبیعت ناساز ہے۔ رات بے خوابی رہی۔ پسینے بار بار آتے ہیں۔ کمزوری ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

## ہندوستان کی فرقہ وارانہ پالیسی پر ایرانی اخبارات کا تبصرہ

طہران ۲۷؍فروری۔ یہاں کے پانچ اخباروں نے کلکتہ اور مغربی بنگال کے حالیہ فسادات کی پر زور مذمت کی ہے۔ ایک اخبار نے دنیائے اسلام کو احساس دلایا ہے۔ کہ اس وقت تین کروڑ پچاس لاکھ ہندوستانی مسلمانوں کا وجود سخت خطرے میں ہے۔ ان کو بچانے کی ذمہ واری صرف پاکستان پر ہی عائد نہیں ہوتی۔ اخبار نے ہندو مہاسبھا کے لیڈروں کے خطرناک بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ یا تو ہندوستان کی حکومت انتہائی کمزور ہے کہ وہ مہاسبھا جیسی جماعتوں کی من مانی کارروائیوں کو برداشت کرنے پر مجبور ہے۔ یا پھر حکومت خود اس فساد انگیزی میں ان جماعتوں کے ساتھ ہے۔

## پاکستان جنگ کی ہر دھمکی اور خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہے (لیاقت علی خاں)

کراچی ۲۷؍فروری۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے آج صبح یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر واقعات کا سلسلہ وار مطالعہ کیا جائے۔ تو یہ صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مغربی بنگال اور آسام کے فرقہ وارانہ فسادات اس پراپیگنڈے کا براہ راست نتیجہ تھے۔ جو ہندوستان میں پاکستان کے خلاف ایک تحریک کی شکل میں کھلے بندوں کیا گیا۔ آپ نے کہا۔ واقعات کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دینا ضروری ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں واقعات کو مسخ کر کے اصل حالات پر پردہ ڈالنے اور پاکستان پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ (۱) فسادات پہلے مغربی بنگال اور آسام میں شروع ہوئے (۲) ہندو مہا سبھا، راشٹریہ سیوک سنگھ اور اسی قسم کی دوسری جماعتوں کی اشتعال انگیزی کے باعث فساد مچا۔ آپ نے اس کے ثبوت میں صدر ہندو مہاسبھا کے ۲۹ جنوری والے بیان کا حوالہ بھی دیا۔ جس میں اقلیتوں کے خلاف نفرت کا کھلا پرچار کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا ہندوستان میں ”بے قاعدہ فوجوں کی تربیت کا کام برابر جاری ہے۔ اور حکومت نے اس چیز کو روکنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ (۳) ۱۵؍جنوری کو ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے کلکتہ آ کر وہاں ایک جلسہ عام میں تقریر کی جس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہاں کے ہندو مسلمانوں کے خلاف تشدد پر اتر آئیں۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہندوستان نواکھلی وغیرہ کے فسادات کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ مصنوعی سرحدیں پاکستان کو ہندوستانیوں سے جدا نہیں کر سکتیں۔ انہیں ملیا میٹ کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد اشتعال انگیز اشتہاروں اور پمفلٹوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جس کے فوراً بعد ہی مسلمانوں پر حملے ہونے لگے بالآخر ۸؍فروری کا دن آ گیا۔ کہ جب کلکتہ میں بڑے پیمانے پر فساد چھڑ گیا۔ (۴) یہ کہ ہندوستانی اخباروں نے ایک معمولی واقعہ کو جو کھلنا میں رونما ہوا۔ جان بوجھ کر اہمیت دی۔ اور اس طرح فساد کی آگ کو خوب بھڑکایا۔ ابتدا میں کئی ہفتے تک اخباروں نے کچھ نہ لکھا۔ کیونکہ اس واقعہ میں حقیقت کچھ نہ تھی۔ نائب وزیر اعظم کی تقریر کے بعد کلکتہ کے اخباروں نے پہلی بار اسکو اہمیت دی۔ اور پھر تو غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈے کا ایک طومار باندھ دیا گیا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا۔ کہ مشرقی بنگال میں سب سے پہلے ۱۰؍فروری کو کچھ وارداتیں ہوئیں۔ یہ ایک شر انگیز جھوٹ ہے۔ کہ مشرقی بنگال کی وجہ سے مغربی بنگال میں فساد ہوا۔ آپ نے کہا۔ مشرقی بنگال میں جو گڑبڑ ہوئی وہ تقسیم کے بعد مشرقی بنگال کا پہلا فرقہ وارانہ جھگڑا ہے۔ اور وہ بھی اس فساد کا لازمی نتیجہ جو اس سے پہلے کلکتہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں بڑے پیمانے پر کیا گیا۔ ڈھاکہ میں فساد پر فوراً قابو پا لیا گیا۔ ۱۳؍فروری سے ڈھاکہ کے تمام ضلع میں بالکل امن ہے۔ اس جھگڑے میں کل ۱۹۸ اشخاص ہلاک اور ۲۳۳ زخمی ہوئے۔ پولیس نے فسادات کو دبانے کے لئے ۲۲ مرتبہ گولی چلائی۔ ۱۲۰۰ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اور تلاشیوں کے ذریعہ لوٹ کے مال کا کافی حصہ برآمد کرایا گیا۔ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ دوسرے علاقے کس حد تک متاثر ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ چاٹگام اور باریسال وغیرہ میں معمولی قسم کی گڑبڑ ہوئی۔ اور ہر جگہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر حالات پر قابو پا لیا گیا۔ چاٹگام وغیرہ کے فسادات میں کل ۳۳ آدمی مارے گئے۔ اور ۵۳ زخمی ہوئے۔ سلہٹ میں جو گڑبڑ ہوئی۔ وہ آسام کے فساد کا براہ راست نتیجہ تھی۔ وہاں کے فساد کی شدت کا اس امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آسام سے اب تک بیس ہزار سے زائد مہاجرین مشرقی بنگال میں آ چکے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ اشتعال کی وجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ مشرقی بنگال میں اقلیتوں کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ جہاں تک عوام کے جان و مال کی حفاظت کا تعلق ہے۔ اس میں نسل و مذہب کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ حکومت پاکستان اس پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ اپنے فرض کی تکمیل کرتی رہے گی۔ چنانچہ ان فسادات میں تین وزیروں نے فوراً فساد زدہ علاقے کا دورہ کر کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا۔

ہندوستان کی طرف سے حقائق معلوم کرنے کی غرض سے مشترکہ دورے کی جو تجویز کی گئی ہے۔ اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا۔ کہ گذشتہ تجربہ اس پر شاہد ہے کہ اس قسم کی تحقیقات کا کبھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے۔ جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ دلوں میں تبدیلی اور تقسیم برصغیر کی حقیقت کو دل سے تسلیم کرنا ہے۔ اسباب دور کئے بغیر امن کی دعوت دینا بے سود ہے۔ آپ نے دنیا کے امن پسند عوام کو توجہ دلائی کہ وہ بالخصوص پنڈت نہرو کے اس بیان کو یاد رکھیں۔ جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ اگر مجوزہ اقدامات کو منظور نہ کیا گیا۔ تو پھر ہندوستان کو پاکستان کے خلاف دوسرے ذرائع استعمال کرنے پڑیں گے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان ہرگز جنگ کا خواہاں نہیں ہے۔ لیکن اگر ہندوستان بہرصورت جنگ کرنا ہی چاہتا ہے۔ تو پھر پاکستان بھی اس دھمکی کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

## مشرقی بنگال میں کمشنر آبادکاری کا تقرر

ڈھاکہ ۲۷؍فروری۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے آج صوبائی اسمبلی میں اعلان کیا کہ مغربی بنگال سے آئے ہوئے مہاجرین کی امداد اور ان مصیبت زدوں کو پھر سے آباد کرنے کے لئے ایک کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ سب ہندوستانی باشندے ہیں۔ اور حالات کے اعتدال پر آنے کے بعد یہ پھر واپس چلے جائیں گے۔ لیکن اس دوران میں ان کی عارضی آبادکاری کے انتظامات بہرحال ضروری ہیں۔

## قائد اعظم میموریل فنڈ کی فراہمی کے سلسلے میں خواتین پنجاب سے بیگم نشتر کی اپیل

لاہور ۲۷؍فروری۔ قائد اعظم میموریل فنڈ کی فراہمی کے سلسلے میں محترمہ بیگم عبد الرب نشتر نے خواتین پنجاب سے پرزور اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور ایک دوسرے کو دل کھول کر چندہ دینے کی ترغیب دلائیں۔ چنانچہ آپ نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک بیان میں فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے محبوب رہنما اور قائد کی یادگار قائم کرنے کے فنڈ کو جمع کرنے میں ہر ممکن سعی کریں۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ہمارے صوبہ پنجاب نے ۸۰ لاکھ روپے جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سب مل کر کوشش کریں۔ کہ یہ رقم باسانی جمع ہو جائے۔ آپ ہر ضلع میں یادگار فنڈ کمیٹی سے کوپن حاصل کریں۔ اور روپیہ جمع کرنے میں دن رات ایک کر دیں۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ پاکستان کی عورتوں کے دل میں اپنے رہنما اور محسن کے لئے کس قدر جذبہ تشکر موجود ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۞

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

# چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے بارہ میں ایک تشویشناک خبر

رقم فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

حال میں اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ سر ظفر اللہ خان صاحب کو تہدیدی خطوط ملے ہیں۔ جن میں انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اس بارہ میں احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ۱۹۴۸ء کی شورٰی سے پہلے جب میں سندھ گیا۔ تو میں نے وہاں یہ رویا دیکھا کہ کوئی مجھے کہتا ہے یا میں نے اخبار میں دیکھا ہے۔ کہ نیویارک ریڈیو اعلان کر رہا ہے کہ سر ظفر اللہ خاں کو "شہید" کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس وقت چوہدری صاحب کو اس بارہ میں اطلاع دی۔ کہ گو خواب میں قتل سے مراد کوئی بڑی کامیابی یا ظاہری تعبیر کے لحاظ سے یہ خواب منذر بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہ احتیاط رکھیں۔ اب اس تازہ خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خواب کے مضمون کو ظاہری صورت میں پورا کرنے کی سکیم دشمنوں کے مدنظر ہے۔

مختلف اطلاعات کو ملا کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ ہندو لیڈروں نے پہلے احرار کے ذریعہ سے پاکستان میں چوہدری صاحب کے خلاف پروپیگنڈا کروایا اور انہوں نے بعض مجالس میں یہاں تک کہا کہ امام جماعت احمدیہ اور سر ظفر اللہ کو قتل کیوں نہیں کر دیا جاتا۔ جیسا کہ مجھے بعض لوگوں نے آج سے کوئی ایک ماہ پہلے اطلاع دی تھی۔ اس پروپیگنڈا سے یہ راستہ کھولنا مقصود تھا۔ کہ اگر خدانخواستہ دشمن اپنے منصوبہ میں کامیاب ہو۔ تو ہندو لیڈر کہہ سکیں۔ کہ ان کے مارنے والے خود مسلمان تھے۔ اس کے ساتھ ہی کہا جاتا ہے۔ اسی سکیم کو اور زیادہ مؤثر بنانے کے لئے بنگال سے چند ہندو نوجوان مسلمانوں کے لباس میں بھجوائے گئے ہیں۔ جو امریکہ میں چوہدری صاحب پر حملہ کریں۔ تاکہ ہندو لیڈر یہ کہہ سکیں۔ کہ ان کا اس کام میں کوئی دخل نہیں۔ یہ کام مسلمانوں نے خود طیش میں آ کر کیا ہے۔ حالانکہ احراری پروپیگنڈا بھی ان کے اشارے سے شروع کیا گیا ہے۔ اور اب یہ کوشش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ بعض دفعہ کسی منذر امر سے ہوشیار کرنے کے لئے وہ خواب یا الہام سے اطلاع دے دیتا ہے۔ تاکہ دعا اور تدبیر سے مومن اسے ٹلا سکے۔ سو احباب کو چاہیئے کہ چوہدری صاحب کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ احرار اور ہندوؤں کے مشترکہ منصوبہ سے ان کو بھی اور سب جماعت کو بھی محفوظ رکھے۔ کاش ہندو لیڈر یہ سمجھتے کہ ایسی کمینہ سازشیں فسادات کا ایک ایسا دروازہ کھول دیتی ہیں کہ ان کو بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کاش احرار یہ سمجھتے کہ وہ اپنے لئے تباہی کا گڑھا کھود رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس وقت اسلام کو فتح دینا چاہتا ہے۔ احرار اور ہندو لیڈر دیکھ لیں گے۔ اور دنیا بھی دیکھ لے گی کہ اس کھیل کا خدا تعالیٰ کیا جواب دیتا ہے۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

---

# انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

انتخاب نمائندگان کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور رائے دہندگان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو بھی مدنظر رکھیں۔

۱۔ نمائندہ مخلص اور صاحب الرائے ہو۔

۲۔ جسے جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو

۳۔ شعار اسلامی کا پابند یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔

۴۔ طالب علم نہ ہو۔

۵۔ بالشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ: بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال چندہ ادا نہ کیا ہو

۶۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں

| جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد | ۵۰ تک ہو | = ۲ | نمائندے |
|---|---|---|---|
| ″ ″ ″ ″ ″ | ۵۱ سے ۱۰۰ ″ | = ۳ | ″ |
| ″ ″ ″ ″ ″ | ۱۰۱ سے ۲۰۰ ″ | = ۴ | ″ |
| ″ ″ ″ ″ ″ | ۲۰۱ سے ۵۰۰ ″ | = ۶ | ″ |
| ″ ″ ″ ″ ″ | ۵۰۱ سے ۱۰۰۰ ″ | = ۸ | ″ |
| ″ ″ ″ ″ ″ | ۱۰۰۰ سے زائد ″ | = ۱۲ | ″ |

اس نسبت میں جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہوں گے۔ یعنی اگر ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی ایک یہ ہدایت بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔

جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو اسماء نمائندگان سے مطلع فرما دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

---

# دفتر دوم دفتر اوّل سے کم نہیں

ایک صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی ہے کہ انہیں دفتر دوم کی بجائے دفتر اول میں شامل ہونے کی اجازت عنایت فرمائی جائے۔ حضور نے اس پر اپنے دست مبارک سے جو ہدایت فرمائی ہے۔ وہ افادہ عام کے لئے شائع کی جاتی ہے۔

"دفتر دوم دفتر اول سے کم نہیں۔ ہر شخص اپنی عمر کے مطابق اگلے دور میں شامل ہوتا جائیگا پس دور اول میں شامل ہونے کی خواہش تو ایسی ہے۔ جیسے کوئی آج کہے میرا دل چاہتا ہے میں گیارھویں صدی کے آدمیوں میں شامل ہو جاؤں۔"

(وکیل المال ثانی)

---

# جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت سنہ ۱۹۵۰ء

## ۷-۸-۹ اپریل (جمعہ - ہفتہ - اتوار) کو منعقد ہو گی

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹ شہادت ۱۳۲۹ ہش مطابق ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۵۰ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار - منعقد ہو گی انشاء اللہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۸ فروری سنہ ۱۹۵۰ء

# عید کے دن سے بھی زیادہ مبارک دن

انگریزی میں ضرب المثل ہے کہ آغاز کرنے کے لئے کبھی دیر نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی نیک کام ہو تو انسان کو جب بھی موقعہ ملے اس کو اختیار کر لینا چاہیئے۔ یہ سمجھ کر کہ اب وقت نہیں رہا۔ اب کیا ہو سکے گا نیک کام کو چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔ اسلامی محاورہ میں اسکو اس طرح کہا جاتا ہے۔ کہ توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ انگریزی ضرب المثل کا بھی در اصل یہی مطلب ہے کہ جب کبھی بھی انسان نیکی کی طرف جھکے تو اسکو فوراً اسے اختیار کر لینا چاہیئے اور گزشتہ زندگی کی تلافی پر آمادہ ہو جانا چاہیئے اور تاخیر کی پروا نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ بعض شعراء نے بطور لطیفہ کہا ہے مثلاً مومن کہتے ہیں ؎

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

یا جیسے ایک فارسی کے شاعر نے کہا ہے ؎

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم مے شود پرہیزگار

دنیا میں بہت سے لوگ ہیں۔ جو اس قسم کے خیالات سے تباہ ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی انسان کو موقعہ ملے۔ اس کو جب بھی نیکی کا خیال آئے۔ جب بھی اس کی طبیعت میں تبدیلی پیدا ہونے کے آثار نظر آئیں۔ اس کو فوراً تبدیلی کر لینی چاہیئے اور اس بات کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ عمر کا ایک بڑا حصہ تو یونہی گزر گیا ہے۔ اب تبدیلی کرنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ توبہ کا اصول اسلام میں ایک نہایت شاندار اصول ہے۔ جو مذاہب یہ تلقین کرتے ہیں کہ گناہ کبھی معاف نہیں ہو سکتے۔ وہ در اصل انسان کی اصلاح کے راستہ میں روکاوٹ ڈال دیتے ہیں۔ کیونکہ جب ایک گنہگار کو یہ یقین ہو کہ اس کو گناہوں کی سزا ضرور ملے گی۔ اور وہ لاکھ بار توبہ کرے سزا ٹل نہیں سکتی۔ تو وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ میں اتنے گناہ کر چکا ہوں کہ اب چند اور بھی کر لوں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جب داغ موجود ہیں تو ایک سو ایک سہی یہ سخت غلطی ہے اسلام میں استغفار کا مسئلہ اس بیماری کا علاج ہے قطع نظر اس سے کہ ایسے خیالات سے اللہ تعالیٰ کے اختیارات پر حد بندی لگائی جاتی ہے۔ خود انسان کی اصلاح کے لئے یہ سخت رکاوٹ ہے۔

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ایک اشک ندامت برسوں کے گناہوں کو دھو سکتا ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ اگر آپ اپنے بچہ کو ہر ذرہ ذرہ سے قصور پر سزا دینے لگیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ "ڈھیٹھ" ہو جاتا ہے۔ اور قصور کرنے کی اسکو عادت پڑ جاتی ہے۔ اور وہ بالکل بے باک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ کبھی سزا دیں اور کبھی معاف کر دیں اور اعتدال برتیں تو اس کا نتیجہ اچھا رہتا ہے۔ بچہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ بے شک گناہوں کی سزا ملتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت ملتی ہے جب ہم توبہ نہ کریں۔ اور اپنی اصلاح نہ کریں۔ اکثر لوگ توبہ کے معنے غلط سمجھتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ گناہ کیا اور توبہ کر لی۔ پھر گناہ کیا پھر توبہ کر لی۔ توبہ کے یہ معنے ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان اپنے پچھلے کئے پر نادم ہو۔ اور پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ وہ ایسا کام کبھی نہ کرے گا۔ اگر پھر بھی اس سے بلا ارادہ پچھلی عادت کی وجہ سے گناہ سرزد ہو جائے۔ تو اس کو چاہیئے کہ از سر نو اپنی اصلاح کا عہد پختہ کرے۔ بار بار ایسا کرنے سے آخر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ ایک نئی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ماحول ایسا بن جاتا ہے کہ پھر گناہ اس کو ورغلا ہی نہیں سکتا۔

حدیث میں آیا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کی طبیعت میں نیکی اس قدر راسخ ہو چکی تھی۔ کہ شیطان نے ناکام ہو کر آپ کو ورغلانا ہی چھوڑ دیا تھا

توبہ کے ایک معنے ہیں واپس لوٹنا گویا ہم اپنے برے اعمال کو چھوڑ کر نیکی کی طرف واپس چلے جاتے ہیں۔ انگریزی میں اس چیز کو کنورژن بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی آدمی اپنی گزشتہ زندگی سے تائب ہو کر نئی زندگی اختیار کرتا ہے۔ انسان کی زندگی میں یہ ایک عظیم الشان لمحہ ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روز توبہ کو تو جمعہ اور عیدین کے ایام سے بھی زیادہ مبارک فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بعض ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جمعہ ہی کو پیدا کیا۔ اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔ ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بے شک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں۔ لیکن ایک دن ان سب سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اسکی تلاش۔ ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی۔ یا وہ اسکی پروا کرتے۔ تو حقیقت میں وہ دن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا۔ اور لوگ اسے غنیمت سمجھتے۔ وہ دن کونسا دن ہے۔ جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے۔ جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہو گا۔ جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دے دے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے خدا سے دور اور اسکے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا ہے۔ اور جہنم اور عذاب اس سے دور کیا جاتا ہے پس یاد رکھو کہ وہ دن جب انسان اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے۔ اور سب ایام سے افضل ہے۔ کیونکہ وہ اس دن نئی زندگی پاتا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے۔" (الحکم ستمبر ۱۹۰۲ء)

## خطرناک اقدام

"نوائے وقت" مورخہ ۲۵ فروری میں شائع شدہ ایک مراسلہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بلازمی امجدیت کے دفاتر میں ایسی فارمیں ملازمین کو پر کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ جن میں ہر ملازم کو یہ ظاہر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ بتلائے کہ وہ کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی وہ اہل سنت والجماعت ہے یا اہلحدیث۔ شیعہ ہے یا اہل قرآن یا احمدی پھر احمدیوں کو بھی دو خانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یعنی لاہوری ہے یا قادیانی۔

یہ تو ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ اس سے کیا غرض ہے اور کس بناء پر ایسے فارم پُر کرائے گئے ہیں لیکن اس کا نتیجہ صریحاً نہایت خطرناک ہوگا۔ پاکستان کی بنیاد تمام فرق اسلامیہ کی یکجہتی اور اتحاد و اتفاق پر رکھی گئی ہے۔ اور اس زمانے میں جبکہ مسلمانوں پر محض اسلام کی وجہ سے غیر اقوام ظلم توڑ رہی ہیں۔ فرقہ بندی کو اس طرح حکومتی کاروبار میں داخل کرنا کہ جس سے تفرق و تشتت کی خلیج وسیع ترین ہوگی۔ نہایت خطرناک اقدام ہے۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے حکومت کی نہ تو یہ پالیسی ہے اور نہ وہ مصلحتاً ایسا غلط حکم دے سکتی ہے۔ اس میں ضرور کہیں نہ کہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حکومت اس خطرناک معاملہ کی طرف فوری توجہ مبذول کریگی۔ اور فوراً ایسی کارروائی کو روک دے گی۔ جس سے اتحاد و اتفاق کی بنیادی اینٹ ہی ہل جاتی ہے۔ اور ملک میں فتنہ کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

ملک میں پہلے ہی صوبیائی اور اسی قسم کے دوسرے خطرناک مسائل موجود ہیں۔ جن کے حل کرنے کے لئے حکومت جدوجہد کر رہی ہے۔ اب یہ مذہبی فرقہ بندی کا نیا سوال کیوں اٹھایا گیا ہے کیا ملک میں تفرقہ و تشتت کے جو پہلے ہی لاینحل سوال لٹک رہے ہیں وہ کافی نہیں ہیں۔ پاکستان کے ہر بہی خواہ کو اس اقدام کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیئے۔ جس سے حکومت کا تمام کاروبار درہم برہم ہو جائیگا حالانکہ اس وقت ضرورت ہے کہ تفرقات کو نظر انداز کر کے سب ملکر ملک کی تعمیر میں ہمہ تن معروف ہوں۔

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

# بعض متفرق سوالوں کا جواب

## (جہاد بالسیف کے مسئلہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

بعض بھائیوں اور بہنوں نے مجھے کچھ سوالات لکھ کر بھیجے ہیں اور خواہش ظاہر کی ہے کہ میں الفضل کے ذریعہ ان سوالوں کا جواب دوں تاکہ دوسرے دوست بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ مجھے افسوس ہے کہ آجکل میری طبیعت اچھی نہیں اور بلڈ پریشر کی زیادتی اور نبض کی تیزی اور دل کی دھڑکن وغیرہ کی وجہ سے کئی دن سے بستر میں ہوں اور ڈاکٹر نے زیادہ حرکت کرنے اور زیادہ محنت اٹھانے سے منع کیا ہے۔ مگر دوسری طرف مجھے دوستوں کی خواہش کا بھی احترام ہے اور پھر جب تک اور جہاں تک ہمت ہے اپنی زندگی کو بیکار کر کے رکھ دینے پر بھی طبیعت راضی نہیں ہوتی۔ اس لئے نہایت اختصار کے ساتھ بہنوں اور بھائیوں کے بعض سوالوں کا جواب نمبروار لکھانے کی کوشش کروں گا۔ اس نمبر میں "جہاد بالسیف" کے سوال کو لیتا ہوں اگر اس مختصر جواب سے تسلی نہ ہو تو انشاء اللہ آئندہ کسی وقت مفصل جواب دینے کی کوشش کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

ایک دوست نے لکھا ہے کہ غیر از جماعت اصحاب کی طرف سے اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف کو منع کر کے نہ صرف قرآن شریف کا ایک اہم حکم منسوخ قرار دیدیا ہے بلکہ مسلمانوں میں بزدلی اور پست ہمتی کے جذبات بھی پیدا کر دیئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس اعتراض کے جواب میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف کا حکم منسوخ کر دیا ہے۔ قرآنی شریعت دائمی شریعت ہے اور اس کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منصب ہے کہ وہ کسی قرآنی حکم کو منسوخ قرار دیں۔ کیونکہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے تابع ہیں اور ایک خادم اور تابع کا یہ مقام نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مخدوم اور متبوع کا کوئی حکم منسوخ کرے۔ پس یہ اعتراض محض جھوٹا اور بے بنیاد ہے جو لوگوں کو ہمارے خلاف اکسانے کے لئے ہمارے مخالفین نے مشہور کر رکھا ہے۔ ہماری جماعت نے تو خدا کے فضل سے ان قرآنی آیتوں کو بھی قائم اور غیر منسوخ ثابت کیا ہے جنہیں بہت سے دوسرے مسلمان منسوخ قرار دیتے ہیں۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تکرار اور صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ قرآن کا کوئی حکم منسوخ نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔

دراصل جس بات کو نہیں سمجھا گیا وہ یہ ہے کہ شریعت کے بعض احکام بعض خاص حالات کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں یعنی بعض خاص قسم کے حالات میں ایک قسم کا حکم چلتا ہے اور بعض دوسری قسم کے حالات میں دوسری قسم کا حکم نافذ ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن شریف حج کا حکم دیتا ہے مگر اس کے ساتھ یہ واضح شرط لگاتا ہے کہ ایک تو حج کرنے والے کے پاس حج کا خرچ موجود ہو اور دوسرے اس کے لئے رستہ میں امن بھی ہو۔ اب اگر کسی مسلمان کو یہ دونوں باتیں میسر ہوں گی تو اس پر حج فرض ہوگا۔ اور اگر یہ باتیں میسر نہیں ہونگی تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا۔ مگر حج فرض نہ ہونے کی صورت میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسے شخص کے لئے حج کی آیت منسوخ ہوگئی ہے۔ یہی حال جہاد بالسیف کا ہے کہ وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ کوئی کافر قوم مسلمانوں کے خلاف ان کے دین کو مٹانے اور اسلام کو نابود کرنے کی غرض سے تلوار اٹھائے اور ان حالات کی بنا پر مسلمانوں کی جماعت کا امام جہاد بالسیف کا فتویٰ دے۔ پس جہاں کہیں بھی اس قسم کے حالات پیدا ہوں گے جہاد بالسیف فرض ہو جائے گا۔ اور جہاں یہ حالات نہیں ہوں گے وہاں جہاد جائز نہیں رہے گا۔

اس کی موٹی مثال صلح حدیبیہ کے حالات میں ملتی ہے۔ مکہ کے قریش نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف تلوار اٹھائی اور اسلام کو طاقت کے زور سے مٹانا چاہا۔ جس پر مناسب اتمام حجت کے بعد قرآن نے بھی ان کے خلاف جہاد بالسیف کا حکم دیا اور یہ خونریز لڑائی متواتر چھ سال تک جاری رہی۔ لیکن جونہی کہ قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے میدان میں صلح کی شرائط طے کیں اور ان کی طرف سے جبر فی الدین کی کیفیت باقی نہ رہی تو باوجود اس کے کہ وہ اب بھی اسلام کے دشمن تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف تلوار کا جہاد فوراً بند کر دیا۔ یہ مثال جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک نہایت اہم اور معروف و مشہور واقعہ سے تعلق رکھتی ہے قطعی طور پر ثابت کرتی ہے کہ جہاد بالسیف کا حکم صرف خاص حالات کے ساتھ مشروط ہے اور جب یہ حالات مفقود ہوں تو تلوار کے جہاد کا حکم وقتی طور پر معلق ہو جاتا ہے۔ غور کرو کہ اگر جیسا کہ ہمارے معترض صاحبان خیال کرتے ہیں تلوار کا جہاد ہر حالت میں ہر کافر قوم کے خلاف فرض ہے تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد کفار مکہ کے خلاف جہاد کیوں بند کیا۔ حالانکہ وہ اس صلح کے بعد بھی کافر اور دشمنِ اسلام تھے؟

یہی صورت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ کی ہے۔ آپ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ اب تلوار کا جہاد ہمیشہ کے لئے بند ہے اور یہ کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کی متعلقہ آیات منسوخ ہوگئی ہیں۔ بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں کوئی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار سے کام نہیں لے رہی اس لئے موجودہ حالات میں (صلح حدیبیہ کے ایام کی طرح) جہاد بالسیف کا حکم ملتوی سمجھا جائے گا چنانچہ آپ اپنی ایک مشہور نظم میں فرماتے ہیں:۔

کیوں بھولتے ہو تم یَضَعُ الحَرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سیّدِ کونین مصطفےٰؐ
عیسےٰ مسیحؑ جنگوں کا کر دے گا التوا
(درثمین)

ان اشعار میں التوا کا لفظ جس کے معنی وقتی طور پر پیچھے ڈالنے یا معلق کرنے کے ہیں۔ کتنا واضح اور کتنا صاف ہے! اور یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف کے حکم کو منسوخ قرار نہیں دیا بلکہ صرف موجود الوقت حالات کے ماتحت (صلح حدیبیہ کے ایام کی طرح) معلق اور ملتوی قرار دیا ہے۔ پھر اس التوا کی تشریح کرتے ہوئے اگلے شعر میں فرماتے ہیں کہ:۔

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھول جائیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ شعر بھی کتنا واضح اور کتنا زوردار ہے اور اس کا مطلب یہی ہے کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جہاد بالسیف بند تو بے شک ہوگا۔ مگر وہ اس لئے بند نہیں ہوگا کہ نعوذ باللہ یہ قرآنی حکم منسوخ ہو گیا ہے بلکہ محض وقتی حالات کی وجہ سے ملتوی ہوگا۔ کیونکہ وہ زمانہ امن کا ہوگا اور کوئی قوم اسلام کو مٹانے کی غرض سے شمشیر بکف نہیں ہوگی۔ لیکن اگر آئندہ چل کر کوئی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائے گی تو امام وقت کے حکم سے وہ تلوار کا جواب تلوار سے پائے گی۔

بہر حال یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف کا حکم ہرگز منسوخ قرار نہیں دیا اور نہ ایک خادم و مولا اور تابع قرآن ہونے کے لحاظ سے آپ کا یہ منصب تھا کہ کسی اسلامی حکم کو منسوخ فرمائیں۔ یہ صرف وقتی حالات کا فتویٰ تھا اور عین اس فتویٰ کے مطابق تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد کفار مکہ کے متعلق جاری فرمایا اور یہی اسلام کا فتویٰ ہے۔ باقی اگر اب یا آئندہ چلکر کوئی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائے اور طاقت کے زور سے خدائی نور کو بجھانا چاہے۔ تو یقیناً امام کے حکم کے ماتحت اس کے خلاف جہاد بالسیف کا فتویٰ پھر عاید ہو جائے گا فافہم و تدبّر۔ میرا یہ نوٹ صرف شرعی جہاد کے متعلق ہے۔ جو خاص حالات میں امام کے فتویٰ کے ماتحت جائز قرار پاتا ہے۔ ورنہ عام جنگیں تو ہوتی ہی رہتی ہیں اور ان کے متعلق کسی شرعی فتویٰ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

پھر جہاد کے متعلق ہمارے دوستوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف نے صرف جہاد بالسیف کی آیت ہی نازل نہیں فرمائی۔ بلکہ ہمارے خدا نے دلائل و براہین کے جہاد اور نشانات و معجزات کے جہاد اور نفس کے جہاد کا بھی حکم دیا ہے بلکہ اس قسم کے جہاد کو افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

وجاھدھم بہ جھادًا کبیرًا (سورہ فرقان)

"یعنی اے مرد مومن ہم نے تجھے قرآن جیسی کتاب عطا کی ہے۔ اب اسے ہاتھ میں لے کر دلائل و براہین کے بڑے جہاد کے لئے نکل کھڑا ہو"

اور ایک موقعہ پر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک جنگی غزوہ سے مدینہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ:۔

رجعنا من الجھاد الاصغر
الی الجھاد الاکبر۔ (بیہقی)

"یعنی اے میرے ساتھیو! اب جنگ سے واپسی پر مدینہ میں سست ہو کر نہ بیٹھ جانا بلکہ اب تو ہم دراصل تلوار کے چھوٹے جہاد سے تبلیغ و عبادت کے بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں"

الغرض اسلام نے ہر قسم کے حالات کے لئے الگ الگ قسم کا جہاد مقرر کیا ہے۔ اگر دشمن مسلمانوں کے خلاف اسلام کو مٹانے کی غرض سے تلوار اٹھائے تو تلوار کا جہاد ہے۔ اگر وہ عقلی اعتراضوں کے ذریعہ اسلام پر حملہ آور ہو تو دلائل و براہین کا جہاد ہے۔ اگر وہ اسلام کے مقابلہ پر روحانی طاقت کا مظاہرہ کرے تو معجزات و نشانات کا جہاد ہے اور جب دوسری قسم کے جہادوں کے درمیان فرصت کی گھڑی نصیب ہو تو اس وقت نفس کا جہاد ہے۔ یہی وہ لطیف

حقیقت تھی جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی قوم کو نہایت درمندانہ رنگ میں توجہ دلائی۔ کاش وہ سمجھتی۔ اے کاش وہ سمجھتی!

باقی رہا یہ سوال کہ جہاد بالسیف کے حکم کو شرعی فتوی کے ماتحت وقتی طور پر معلق قرار دینے سے بھی مسلمانوں میں بزدلی اور پست ہمتی پیدا ہوتی ہے سو یہ ایک محض فلسفیانہ تخیل ہے حقیقی شجاعت ضرورت کے وقت ظالم کے خلاف تلوار اٹھانے میں مخفی ہے نہ کہ ان لوگوں کے خلاف حملہ آور ہونے میں جو دین کے لئے جبر نہیں کرتے بلکہ حق یہ ہے کہ کنٹرول کے وقت میں اپنے آپ پر کنٹرول کرنا ہی بہادری کا مرکزی نقطہ ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ مقدس صحابی جنہوں نے تیرہ سال تک مکہ میں ہر قسم کے مظالم برداشت کئے اور سامنے سے انگلی تک نہیں اٹھائی بہادر نہیں تھے؟ اور کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ میں کفار مکہ کے خلاف تلوار روک کے مسلمانوں کو بزدل بنانا چاہتے تھے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ آپؐ تو خود فرماتے ہیں کہ:-

لیس الشدید بالصرعۃ ولکنہ الّذی یملک نفسہ عند الغضب۔ (صحیح مسلم)

"یعنی بہادر وہ نہیں جو بات بات پر جوش میں آکر لوگوں کو پچھاڑ دے۔ بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے"

پس ضرورت کے وقت ضبطِ نفس دکھانا شجاعت پیدا کرنے کا بھاری نفسیاتی نکتہ ہے نہ کہ بزدلی اور پست ہمتی پیدا کرنے کا ذریعہ۔ آخر حضرت عیسٰی علیہ السّلام بھی تو خدا کے ایک برگزیدہ رسول تھے جنہوں نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ:-

"شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ اگر کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تُو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تیرا کرتہ لینا چاہے تو تُو چوغہ بھی اسے لینے دے"

(متی باب ۵)

الغرض جمال و جلال سب اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے حالات کی باتیں ہیں۔ اور سچّا اور ابدی فلسفہ یہی ہے کہ صبر کے زمانہ میں جمال دکھا کر صبر کرنے والا بہادر ہے اور لڑنے کے زمانہ میں جلال کا روپ لے کر لڑنے والا بہادر ہے اور مبارک ہے وہ جو اس نکتہ کو سمجھے!

(باقی انشاء اللہ آئندہ) خاکسار مرزا بشیر احمد

رتن باغ لاہور ۲۳ / ۲ / ۵۵

---

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود)

# لبنان و شرق اردن میں تبلیغی مساعی

## ایک تبلیغی دورہ ۔ ۸۰۰ کیلومیٹر سفر شرق اردن میں ایک نئی بیعت مکرم و محترم چوہدری محمد شریف صاحب و دیگر احباب فلسطین کی خیریت

## رپورٹ کارگذاری بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۴ء

(مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی واقف زندگی لبنان)

ذیل میں ماہ اکتوبر ۱۹۵۴ء کی کارگذاری احباب کی آگاہی اور حصول دعا کے واسطے درج کرتا ہوں

### ملاقاتیں

تبلیغ کے لئے لوگوں سے واقفیت پیدا کرنے اور تعارف کی غرض سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کے لئے لوگوں کے گھروں۔ دوکانوں اور دفاتر وغیرہ میں جانا رہا۔ علمی طبقہ میں سے مقاصد خیریہ اسلامیہ کالج "صیدا" شہر کے وائس پرنسپل الاستاذ عبد المجید لطفی و دیگر پروفیسر صاحبان ایڈیٹر صاحب رسالہ "عرفان" تجار میں سے الحاج محمد غنی الحموی۔ السید محمد العصفور۔ ملازم پیشہ اصحاب میں سے السید صبحی بے عبد الہادی (آپ وزیر خارجہ مشرق اردن کے چچا زاد بھائی ہیں) اور کاروباری لوگوں میں سے السید خضر المنیمنہ وغیرہم کے اسماء قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ احمدی دوستوں سے بھی بیروت میں اور بیرونی مقامات میں پہنچ کر احوال و خیریت معلوم کرنے اور تربیت وغیرہ کے لئے ملاقاتیں کی گئیں۔ جن میں اُمّ حازم صاحبہ (بیروت) جو سابق وزیر تعلیم و پارلیمنٹ کے صدر الشیخ محمد حازم الجسر مرحوم کی بیوی ہیں ۲، شیخ عبد الرحمن صاحب (بر جا) اور السید قاسم والسید عبد اللہ صاحبان (صور) کے نام قابل ذکر ہیں

### سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں مجھے دو سفر کرنا پڑے جن میں آمد و رفت کی کل مسافت ۸۰۰ کیلومیٹر بذریعہ لاری طے کی۔ ایک مرتبہ VISA کے سلسلہ میں دمشق جانا پڑا۔ جہاں مکرم برادرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید کی خواہش پر مقامی جماعتی کاموں میں حصہ لیا۔ ایک خطبہ جمعہ پڑھا۔ ایک اجتماع میں شمولیت کی۔ بعض لوگوں سے اور دیگر احباب سے ملاقاتیں کیں۔ یہ سفر ۵ رسے ۱۱ ر اکتوبر تک بیروت آنے پر ختم ہوا۔

دوسرا سفر اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ایک تبلیغی دورہ کے لئے لبنان میں جنوبی علاقہ کی طرف کیا گیا جس میں تبلیغ کا خاطر خواہ موقع ملنے کے علاوہ احمدی احباب کی تربیت کا بھی اہتمام کیا

گذشتہ سال فلسطینی احمدی پناہ گزینوں کی تلاش اور ان کے احوال کا جائزہ لینے اور ملاقات کے لئے (جب کہ اس وقت تک ہمیں ان کی بابت کچھ علم نہ تھا) خود پہنچکر ان سے احوال معلوم کئے تھے۔ میرے اس وقت کئی قسم کی صعوبتوں کے باوجود ان تک پہنچنے اور ذاتی طور پر ان کی خبر گیری کرنے کے لئے آنے کا سب بھائیوں پر بہت عمدہ اثر پڑا۔ کہ مرکز کی طرف سے ہمارے مبلغین کو ہمارے ساتھ کتنی ہمدردی ہے۔ دوسری طرف مرکز نے بھی خاکسار کی مرسلہ مفصل رپورٹ ان کے متعلق پہنچنے پر سراہتے ہوئے یہ تحریر فرمایا کہ ہمیں ان کے متعلق اس وقت کوئی خبر نہ تھی اور ہم اپنے ان بھائیوں کے بارہ میں بہت فکر مند تھے۔

اب چونکہ عرصہ ایک سال سے ان تک کوئی نہ پہنچا تھا۔ لبنان پہنچکر میں نے ضروری سمجھا کہ ان سے جاکر ملوں۔ اور خبر گیری کروں۔ الحمد للہ کہ سب احباب بخیریت ہیں۔ گذشتہ سال میرے سفر پر ایک شخص نے وہاں بیعت بھی کی تھی۔ اس دفعہ بھی میرا یہ سفر وہاں تبلیغ میں حرکت کا موجب بنا۔

اس سفر میں (برجا) "صیدا"، "صور" مقامات کا دورہ کیا۔ جہاں کئی ایک تبلیغی اجتماعات منعقد ہوئے شام میں دمشق کے علاوہ چند احمدی دوستوں کے ہمراہ دمّر اور ربوہ جگہوں میں بھی گیا۔ الحمد للہ کہ دونو سفر ہر طرح مفید پڑے

### تبلیغ

بعض روکیں تبلیغی میدان میں میرے سامنے مخالفین کی طرف سے حائل کر دی گئی تھیں۔ تاہم جہاں تک ہو سکا بیروت میں بھی انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ نیز بیرونی مقامات میں سفر کے دورہ میں علاوہ دن کے ٹائم کے خاص طور پر رات کے وقت تبلیغ کا اجتماع ہوتا رہا۔ ہر اجتماع میں ۱۵ سے ۲۸ کس تک کی حاضری ہوتی رہی۔ ایسے ہونے والے چند اجتماعات میں ضرورت مصلح پیغام احمدیت۔ اسلامی تعلیم کی خوبیاں، اسلامی اصول پر کاربند ہونے میں ہی نجات۔ اور دیگر مسائل متنازعہ فیہ میں سوالات کے جوابات دیئے گئے

### نوجوان طبقہ لادینی کے سیلاب میں

مسلمانوں کی حالت از حد قابل رحم ہو چکی ہے حتی کہ نئی نسل (بالخصوص تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ) لادینی کے ہولناک سیلاب میں دجال کی چالوں میں ڈوب رہی ہے۔ یہ اقرار زبان سے کرتے ہوئے کہ اسلام و قرآن سچ ہے اور یہ کہ وہ مسلمان ہیں۔ اسلام سے بے حد دور ہیں۔ حتی کہ نماز کی ترغیب وغیرہ دلانے اور کافی سمجھانے بجھانے کے بعد جہاں معمر لوگ گفتگو سن کر بے حد خوش ہوئے۔ وہاں نوجوانوں میں سے ایک نے کہا کہ اچھا سوچیں گے کہ نماز ہمیں پڑھنی چاہیئے یا نہیں اور یہ وہ نوجوان تھا۔ جو احمدیت کے خلاف بہت سے اعتراضات کرتا تھا۔ کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہمیں کسی نبی کی ضرورت ہے . . . . . . . .

- - - - . . . . سچ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ "وجعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقہوہ وفی اذانہم وقرًا" (۴۷ بنی اسرائیل) افسوس کہ خود مسلمانوں کی اولاد میں سے ہی ایسے لوگوں کا طبقہ پیدا ہو گیا جو اپنے افعال و اعمال سے اس کی تصدیق کر رہے ہیں، اور جو قرآن مجید کی جگہ فحش ناولوں اور گندی، حیا سوز تصویریں شائع کرنے والے رسائل و مجلات کے مطالعہ میں لذت پاتے اور مساجد میں ذکر اللہ کے واسطے جانے کی بجائے ناچ گھروں اور سینما ہالوں اور قہوہ خانوں کی رونق اپنے وجود سے بڑھاتے اور صدقہ و زکوٰۃ اور فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی بجائے شراب نوشی اور قمار بازی ایسے کاموں میں خرچ کرنے میں راحت پاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون "وبئس للظالمین بدلا"

عرصہ زیر رپورٹ میں جن تک خاص طور پر پیغام حق پہنچایا۔ ان کی تعداد ۷۰ کس ہے۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ تھوڑے بہت موجودہ لٹریچر میں سے بھی لوگوں کو مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ہوٹل میں آنے والے مسافروں سے بھی تبلیغی گفتگو اکثر جاری رہتی

### تربیت

مرکز سے خاص ارشادات کے پیش نظر اپنے بھائیوں کی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام رکھا تفسیر تبلیغی دلائل۔ سلسلہ کی تبلیغی ترقیات اور جماعتی خبروں سے انہیں روحانی غذا پہنچاتا رہا۔ اسی سلسلہ میں خطبات جمعہ مختلف مواضیع پر تربیت اور تبلیغی نقطہ نظر سے پڑھے۔

عید الاضحی - ۲ ر اکتوبر بروز اتوار ہم نے یہاں نماز عید پڑھی۔ خطبہ میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہم السلام کی قربانی اور اس کا اثر بیان کرتے ہوئے موجودہ وقت میں اسلام کے لئے مختلف قربانیوں کی ضرورت اور اس کی اہمیت بیان کی۔ عید کے بعد دوستوں نے اکٹھے مل کر ناشتہ سے افطاری کی۔

تربیت اطفال و احمدی مستورات کی غرض سے

کیا ہے یہ کتاب ہے دوستوں کے گھروں پر بھی جاتا رہا۔

## تحریری کام

بعض مضامین کے لئے نوٹ لکھنے کے علاوہ غیر احمدی عرب دوستوں کی طرف تبلیغی چٹھیاں بھی تحریر کر کے روانہ کی گئیں۔ نیز بلادِ عربیہ و پاکستان سے آنیوالے خطوط کے جواب لکھنے پر بھی کافی وقت صرف ہوا۔ تبلیغی۔ تربیتی۔ مرکزی جملہ خطوط جو میں نے لکھے ان کی تعداد ۵۳ تک پہنچ گئی۔ ان بعض مراکز سے خط و کتابت کے جواب بھی شامل ہیں۔ اس کے مقابل اس ماہ میں ۲۳ عدد چٹھیاں مجھے موصول ہوئیں

## لٹریچر

حیفا مشن سے عام سلسلہ مواصلات منقطع ہو جانے کے بعد سے میرے پاس لٹریچر کی بعید کمی ہے اور مقامی ضروریات کے مطابق نیا لٹریچر بھی بجٹ میں اس مد کے لئے کوئی رقم نہ ہونے کے سبب شائع نہیں کیا جا سکا۔ تاہم عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ اسائش ہو۔ کچھ بھی ہو، بند مگر دعوت اسلام نہ ہو (کلام محمود) کے مطابق موجودہ تھوڑے بہت میں سے جہاں تک ممکن ہو سکا۔ لوگوں کو دیا گیا بسا اوقات بعض کو پڑھنے کے لئے دے کر واپس لیا جاتا اور پھر دوسروں کو دیا جاتا رہا۔ بذریعہ ڈاک بھی کسی قدر ارسال کیا گیا۔

## آپ کے لئے موقع

براہِ راست اپنے عرب بھائیوں کی روحانی خدمت کرنے کی خواہش رکھنے اور عربوں کے قدیم عظیم الشان احسان کا اس رنگ میں کسی قدر بدلہ اتارنے کی آرزو رکھنے والے احباب سے میری خواہش ہے کہ ان کے لئے جہاں دعا کا خاص التزام فرما کر میری مدد فرمائیں۔ وہاں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی عربی کتب اور دیگر عربی لٹریچر میں سے جس قدر بھی ممکن ہو۔ مجھے براہِ راست یا بذریعہ وکالت تبشیر ربوہ پاکستان میری طرف ارسال فرما کر ان کے لئے روحانی غذا کا ذاتی اور انفرادی طور پر اہتمام فرما دیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس ذریعہ سے اگر ایک دوست ایک کتاب بھی خود اہتمام کر کے اپنے عربی بھائیوں کے لئے تبلیغ کے لئے بھیجے گا۔ تو صرف وہ کتاب ہی یہاں تبلیغ نہیں کر رہی ہو گی۔ بلکہ اپنے بھیجنے والے کی توجہ کو خاص احساس کے ساتھ دعا کرنے کی طرف بھی ہمیشہ یاددہانی کا باعث بنی رہیگی اور اس طرح ساتھ کے ساتھ اسکے پڑھنے والے کی طبیعت کو وہ دعا اللہ تعالےٰ کے ہاں مقبول ہو کر خدائی نصرت سے قبولیت حق کے لئے اس کے دل کو مائل کر رہی ہو گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

## شرق اردن میں تبلیغی مساعی

قریب عرصہ سے شرق اردن میں خط و کتابت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ وہاں لٹریچر بھجوانے کا سلسلہ بھی جلد ہی شروع کر سکوں گا۔ میرے وہاں سے آنے کے بعد ہماری تبلیغ پر کافی اثر پڑا ہے۔ اللہ تعالےٰ مخالفین کی شرانگیزی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اور انہیں بھی ہدایت نصیب کرے آمین

اس ماہ وہاں دوستوں سے تبلیغی خط و کتابت کی گئی۔ السید عبد اللہ المعالطہ جو اپنے خاندان سمیت جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ میرے ایک خط کے جواب میں عمان سے ۵ ؍ اکتوبر کو اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں:-

"..... واکل من رزق اللّٰہ الکفاف کبقیۃ الناس۔ ولکن أعرف عن بعضھم بقوۃ الأیمان، ومبعث ذالك التجدید الذی قام بہ فی ھذا الزمان قائدنا و مرشدنا الاعظم المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، وکان تبلیغہ و سماع صوتہ علی یدکم جاذاکم اللّٰہ خیراً وبورك فیکم" .......

"استاذی الجلیل! قلبی وفکری عندکم ولو کانت أجسادنا متباعدۃ"

جس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ وہ ایمان قوت جس کی تجدید اس زمانہ میں ہمارے مرشد اعظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی جس کی تبلیغ اور آپ کی آواز کا ہم تک پہنچانا آپ (یعنی رشید احمد چغتائی) کے ذریعہ ہوا۔ اپنے دل میں اس کا گہرا اثر پاتا ہوں اللہ تعالےٰ خیر و برکت کے ساتھ آپ کو بہترین بدلہ دے ...... اگرچہ ہم (بلحاظ جسم کے) دور ہیں تاہم میرا دل اور خیال ہمیشہ آپ کی طرف رہتا ہے،

۲۔ شرق اردن سے شام یا لبنان میں آنے والے دوستوں کو ملتا رہا اور انہیں حقائق صدق سے اگاہ اور تبلیغ احمدیت کرتا رہا۔

## ایک کس بیعت

الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے عمان شرق اردن میں عرصہ زیر رپورٹ میں ایک دوست کو احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت بخشی۔ آپ کا نام السید عبد الرحمان سالم ہے "اربد" شہر (شرق اردن) کے باشندہ ہیں۔ آپ میرے وہاں ان دوستوں میں سے ہیں جو احترام اور نہایت خوشی کے ساتھ میرا کام کر دیا کرتے تھے۔ اب آپ ہمارے ایک فلسطینی مبائع دوست کے ذریعہ شامل احمدیت ہوئے احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو استقامت عطا دے۔ اور مزید اشاعت احمدیت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب و دیگر فلسطینی احباب محترم چوہدری صاحب موصوف کی و دیگر

رسالہ کنسین "کبابیر" کی خیروعافیت دریافت کرتے کے لئے چند ایک خطوط لکھے تھے۔ جن کے جواب میں الحمد للہ کہ آپ کی طرف سے اس ماہ تین خط موصول ہوئے۔ یوں تو آپ بمع دیگر احباب جماعت خیروعافیت سے ہیں۔ لیکن شدید گرانی اور پھر مزید برآں اشیاء کی کمیابی و اخراجات کی کمی وغیرہ کئی قسم کی صعوبتوں میں احمدیت کا یہ مخلص سپاہی گھرے ہونے کے باوجود خدمت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی پوری کوشش سے مصروف عمل ہے اللہ تعالےٰ کا سایہ آپکے سر پر اور ان کی تائید و نصرت آپ کے شامل حال رہے۔ اور ہر قسم کی مشکلات کو دور فرمائے (آمین)،

پناہ گزین فلسطینی احمدی احباب مقیم دمشق کی طرف سے چٹھیاں مجھے ملتی رہیں۔ ویسے بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ باوجود پناہ گزین اور مالی مشکلات وغیرہ میں ہونے اور کاروبار نہ ہونے کے اور تفکرات میں پڑے ہونے کے جماعتی کاموں میں خاطر خواہ حصہ لیتے ہیں۔ تبلیغ کا بعض دوست خاص اہتمام رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعہ نہ صرف فلسطین کے بلکہ شام کے بھی چند دوست احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔

## متفرق

سرکاری پبلک لائبریری میں } مطالعہ اور واقفیت کی غرض سے یہاں کی سرکاری پبلک لائبریری میں بسا اوقات جاتا رہا۔ بعض دیگر کتب، کے علاوہ مصر کے شیخ رشید رضا (احمدیت کے مقابل آنے والے شخص) کی تفسیر مسمی بہ "المنار" کا کچھ حصہ بھی مطالعہ کیا بالخصوص وہ حصہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس نے ذکر کیا ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو "الفضل" میں کچھ تحریر کرنے کا خیال رکھتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ

**حجاج بیت اللہ کی مدد:-** حج کو جانے اور واپس آنے والے پاکستانی و ہندوستانی حاجی صاحبان کی حتی الوسع خدمت و مدد کا اہتمام رکھا۔ اس غرض کے لئے بعض جہاز ران کمپنیوں کے ہاں بھی جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ خدا کے فضل سے حاجی صاحبان اچھا اثر لے کر جاتے رہے۔ بیروت کے علاوہ شام میں بھی ان کی مختلف امور میں سہولت کے لئے ہر طرح خیال کیا مکرم ملک عمر علی صاحب کھوکھر کے ماموں صاحب محترم سے شام میں ملاقات ہمارے لئے بھی بہت ہی خوشی کا موجب ہوئی۔

آخر میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرما دیں اللہ تعالےٰ مجھے ہر نیکی کے کرنے اور نیکی کے پھیلانے۔ اعلائے کلمۃ اللہ اور اپنے خاص فضل سے مجھے احمدیت کا جھنڈا لبنان کی سعید روحوں کے دلوں کی زمین پر گاڑنے کی توفیق عطا فرمائے اور میرے راستہ سے ہر قسم کی مشکلات دور ہونے کے آسمانی اسباب پیدا فرما دے۔ کہ ہمارے آسمانی آقا کو ہی سب قدرتیں حاصل ہیں۔ ورنہ ہماری تدبیریں ہیچ ہیں ؎

غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مراد (درثمین)
بات جب بنتی ہے جب سارا ہو سامان تیرا (از کلام مسیح موعود)

اللّٰھم آمین

# چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے لئے دُعا اور صدقہ

گذشتہ خطبہ جمعہ میں جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارہ میں اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی ہے کہ انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے۔ احباب جماعت میں دعا اور صدقہ کی تحریک فرمائی۔ نماز کے بعد فوراً ہی تقریباً تین صد روپیہ کی رقم صدقہ کی غرض سے نقد جمع ہو گئی۔ اور اسے صدقہ میں دینے کے لئے مناسب انتظام کر دیا گیا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب موصوف کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں ہر بلا اور آفت سے اپنے فضل و کرم کے سایہ میں محفوظ رکھے۔

(خاکسار عبد الحمید سکرٹری مجلس عاملہ۔ انجمن احمدیہ کراچی)

# اعلانِ گمشدہ

محمد سلیم ولد محمد عبد اللہ ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور حال جڑانوالہ ضلع لائلپور عرصہ سات ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ حلیہ یہ ہے۔

رنگ گندمی۔ عمر قریباً چودہ سال۔ ایک کان میں چھید۔ قد چھوٹا۔ جس صاحب کو علم ہو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں عین نوازش ہو گی۔ جڑانوالہ ضلع لائلپور عبد اللہ جان کوٹھی لالہ دتسومل وبہار چند لائلپور روڈ جڑانوالہ ــ یا اگر محمد سلیم صاحب خود پڑھیں تو جلد از جلد گھر واپس آ جائیں۔ کیونکہ ان کے والد صاحب چند دن ہوئے انتقال کر گئے ہیں اور گھر میں سخت پریشانی ہے۔

(عبد اللہ جان جڑانوالہ)

# ارتداد سے تائب ہونے کا اعلان

چند یوم ہوئے مجھ سے ایک خطرناک گناہ سرزد ہوا ہے جس کی میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی ہے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھی التجاء دعا کر چکا ہوں۔ اظہار واقعہ کے طور پر عرض ہے۔ کہ میں دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر رحیم یار خان میں چپڑاسی ہوں۔ حکام عالیہ کی طرف سے مذہب کے معاملہ میں کبھی کسی قسم کی کوئی مداخلت عمل میں نہیں آئی۔ پوری آزادی ہے البتہ چند اہلکاروں نے جن کے ماتحت میں کام کرتا ہوں۔ عرصہ سے مجھے ورغلانا شروع کر رکھا تھا کبھی دھمکی اور کبھی دلاسہ غرضیکہ اپنے اپنے رنگ میں پورے فریب اور چال بازیوں سے مجھ سے کہلایا کہ میں اب احمدی نہیں رہا۔ اس پر اخبار زمیندار لاہور میں انہوں نے میری طرف سے اعلان ارتداد کرا یا ہے جبکہ میں نے احمدیت سے انکار کا اظہار کیا۔ میرے دل و دماغ پر ایک عجیب سا بوجھ پڑا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں قعر مذلت میں گر گیا ہوں۔ مجھ پر یہ کیفیت رات دن طاری رہی۔ قطع نظر اس کے کہ میں کیا ہوں میرے کیا اعمال ہیں۔ اور میرے ورغلانے والے صاحبان کی زندگی کیسی ہے۔ مجھے بار بار یہ خیال دل و دماغ میں آنے لگا۔ کہ جس جماعت کو مجھے چھڑانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اس کے اعمال افعال اور کاروبار کیا ہیں۔ اور جس جماعت میں مجھے شمولیت کے لئے دعوت دی گئی ہے بن حیثیت جماعت وہ کیا کر رہی ہے۔ دل و دماغ سے یہی جواب ملتا رہا۔ کہ اول الذکر جماعت کفرستان میں اشاعت اسلام کا علم ملبند کئے ہوئے جگہ بہ جگہ۔ ملک بہ ملک اہل و عیال چھوڑ کر اللہ اکبر کی صدا ملبند کر رہی ہے۔ اور موخر الذکر جماعت بغیر کسی امام اور رہنما کے اپنے اپنے حال و قال میں مست ہے۔ جو بھتے دن فیصلہ کر لیا۔ کہ اگرچہ کمزور اعمال کا ادنیٰ چپڑاسی ہوں۔ مگر مجھے اس جماعت میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس لئے ارتداد سے تائب ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور اللہ تبارک کے حضور اپنے گناہ کی معافی کی التجا کرتا ہوں

(خاکسار عبد المالک چپڑاسی دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر رحیم یار خان)



## نیوی میں بھرتی کے لئے افسران کا دورہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نیوی فوج کے افسران رنگروٹ بھرتی کرنے کے لئے نیچے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق دورہ فرمائیں گے۔ احمدی نوجوان جو بحری فوج میں بھرتی ہونے کا شوق دل میں رکھتے ہوں۔ مندرجہ ذیل مقامات پر مقررہ اوقات میں اپنے آپ کو پیش کریں۔ ملاقات کا وقت ۹ بجے صبح سے شروع ہوگا۔

| تاریخ | مقام | جگہ جہاں پر بھرتی ہوگی |
|---|---|---|
| ۲۱-۲-۵۰ | کوہاٹ | ایسٹ ہاؤس |
| ۲۳-۲-۵۰ | ہنگو | " |
| ۲۵-۲-۵۰ | تھل | " |
| ۲۷-۲-۵۰ | پشاور | دفتر بھرتی |
| ۳-۳-۵۰ | مردان | ایسٹ ہاؤس |
| ۶-۳-۵۰ | کیمبل پور | " |
| ۹-۳-۵۰ | شادی خان | لوکل سکول |
| ۱۲-۳-۵۰ | ایبٹ آباد | ایسٹ ہاؤس |
| ۱۴-۳-۵۰ | راولپنڈی | دفتر بھرتی |
| ۱۶-۳-۵۰ | کوہ مری | ایسٹ ہاؤس |
| ۱۹-۳-۵۰ | چکوال | " |
| ۲۱-۳-۵۰ | تلہ گنگ | " |
| ۲۳-۳-۵۰ | گوجر خان | ایسٹ ہاؤس |
| ۲۵-۳-۵۰ | جہلم | دفتر بھرتی |
| ۲۸-۳-۵۰ | پنڈ دادنخان | ایسٹ ہاؤس |
| ۳۰-۳-۵۰ | گجرات | ڈپٹی گھر |
| ۱-۴-۵۰ | گوجرانوالہ | ایسٹ ہاؤس |
| ۳-۴-۵۰ | لاہور | دفتر بھرتی |
| ۵-۴-۵۰ | شیخوپورہ | ایسٹ ہاؤس |

(باقی)

### درخواست دعا

محترمہ زبیدہ خاتون بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر ایک عرصہ دراز سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (عبد المنان جودھامل بلڈنگ شہر سیالکوٹ)

# ظفر اللہ خان جیسے بے لوث خادم قوم کو بدنام کرنیوالے ملت کے خیر خواہ نہیں ہیں

## محب وطن پاکستانیوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی

ذیل کے دو خط سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کی حالیہ اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں:۔

(۱) "جناب عالی! سلامتی کونسل میں تقریر کا ریکارڈ قائم کر کے چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے انڈین یونین کو ننگا کر کے کمال درجہ مہارت سے ظاہر کر دکھایا ہے کہ ہندوستان میں گاندھی جی کے سکھائے ہوئے عدم تشدد کے کس طرح چیتھڑے اڑائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اس مقدمہ کی پیروی میں اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ اور ان کے پرزور دلائل نے اس ہندوستانی مقدمہ کا تار و پود بکھیر دیا۔ جو جھوٹ اور فریب پر مبنی تھا۔ ساتھ ہی آپ نے عالمگیر شرافت کے بلند ترین معیار کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

عین اسی وقت اپنے ملک میں بعض پست خیال اور احمق لوگ ہماری قوم کے اس عظیم المرتبت لیڈر کو بدنام کرنے میں مصروف ہیں۔ وہ ایک مختلف قسم کا تاریخی کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ بعض اخبارات میں انتہائی گندے طریق پر گالی گلوچ۔ غیر شریفانہ حملوں بے بنیاد الزامات اور سفید جھوٹ کے طومار باندھے جا رہے ہیں اور پھر مذہب و اخلاق کا واسطہ دے دیگر اسٹیجوں پر ان کا اعادہ کیا جا رہا ہے۔

مرکزی کابینہ میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے ساتھیوں کی اس پراپیگنڈے کے بارے میں انتہائی غیر جانبداری بھی — ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ بالخصوص اس حال میں جبکہ ان کا یہ ساتھی خرابی صحت کے باوجود پاکستان کی عزت کو بام عروج پر پہنچا کر نہایت درجہ اخلاص اور حسن کارکردگی کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو ادا کر رہا ہے۔

محمد حسن بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ رکن پنجاب پراونشل لیگ کونسل (گجرات)

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۱ فروری ۱۹۵۰ء)

(۲) "جناب عالی! پنجاب پراونشل لیگ کونسل کے رکن مسٹر محمد حسن نے آپ کے ۲۱ فروری کے پرچے میں چوہدری ظفر اللہ خاں کے متعلق یہ لکھ کر کہ بعض شر پسند لوگ قوم کے اس بہادر لیڈر کو بدنام کر رہے ہیں تمام محب وطن پاکستانیوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ سچ یہ ہے کہ قائد اعظم نے پاکستان بنایا اور بقول ایک امریکی اخبار کے ظفر اللہ خاں نے اسے دنیا کے نقشے پر جگہ دلائی۔

وہ ہمارے مفاد اور دنیائے اسلام کی امنگوں کے علمبردار ہی نہیں ہیں بلکہ اس دور کی عظیم شخصیتوں میں سے ایک شخصیت ہیں کشمیر کے متعلق آپ کی شاندار اور پرزور وکالت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے تمام دعاوی کا تار و پود بکھر کر رہ گیا ہے اور اس وقت دنیا کی رائے عامہ متفقہ طور پر پاکستان کے حق میں ہے۔ حتیٰ کہ نہرو کو بھی بیرونی اخبارات کے خلاف یہ شکایت کرنی پڑی کہ "وہ معاملے کو بگاڑ رہے ہیں"۔

جمعیت اقوام بعض مذموم وجوہات کی بناء پر خواہ اس بارے میں کچھ کرے۔ لیکن ظفر اللہ خاں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اور اس طرح کیا ہے جیسا کہ ادا کرنے کا حق تھا۔ علاوہ اس کے وہ انتہائی مخلص ہیں اور جماعتی امور سیاست کے [illegible] جھگڑوں سے بالا ہیں۔ ان حالات میں کیا یہ افسوسناک نہیں ہے کہ [illegible] خود غرض کم نظر اور فتنہ پرداز لوگ انتہائی مذموم ذرائع سے کام لے کر اس [illegible] مرتبت شخص کو بدنام کر رہے ہیں۔

جب کبھی حکومت کے خلاف کچھ سننے میں آتا ہے تو سیفٹی ایکٹ فوراً حرکت میں آ جاتا ہے۔ لیکن ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس شر انگیز پراپیگنڈے کو روکنے کیلئے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا جاتا۔ حالانکہ حکومت خود بھی جانتی ہے کہ یہ پراپیگنڈا بے بنیاد اور سخت نقصان دہ اثرات کا حامل ہے"۔

۲۰۔ اے۔ آر خاں ۲۹ لکشمی منشنز دی مال لاہور۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۲ فروری ۱۹۵۰ء)

## بی بی سی کا پاکستانی پروگرام

**بدھ یکم مارچ ۱۹۵۰ء**

۵۔۴۵ شام۔ اردو میں خبریں اور خبروں پر تبصرہ

**جمعرات ۲ مارچ ۱۹۵۰ء**

۵۔۴۵ شام۔ خبریں اور خبروں پر تبصرہ

۸۔۰۰ " بہنوں کی خدمت میں (خواتین کیلئے پروگرام)

۸۔۱۵ " سننے کی باتیں (سوال و جواب)

**جمعہ ۳ مارچ ۱۹۵۰ء**

۵۔۴۵ شام۔ خبریں اور خبروں پر تبصرہ

۸۔۰۰ " انگلستان کے دیہات دبر یگیڈیر یو ریو اور این اسے چیمان کی بات چیت)

۸۔۱۰ شام "ہفتہ وار" دبرطانیہ کی خبریں

۸۔۳۰ " ریڈیو سے انگریزی دائے۔ ایس ہارنبی ریڈیو پر انگریزی پڑھائیں گے

**ہفتہ ۴ مارچ ۱۹۵۰ء**

۷۔۱۵ شام خبریں اور واقعات عالم

۸۔۰۰ " "بچوں کے لئے" اس پروگرام میں خطوط کے جواب معلومات، بچوں کی خبروں کے علاوہ بی بی سی کی سیر بھی شامل ہے)

## دنیا کی رائے عامہ پاکستان کی حمایت کر رہی ہے!

حیدر آباد (سندھ) ۲۷ فروری: حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم خان نے ایک عظیم مجمع کو گذشتہ شب یہاں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "وہ دن دور نہیں ہے۔ جب کشمیر پاکستان کا جزو بن جائیگا یہ صرف پاکستانیوں اور کشمیریوں ہی کی موت و حیات کا سوال نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سارے عالم اسلام سے ہے۔

ہمارا مطالبہ حق پر مبنی ہے۔ اور ہم جنگ نہیں چاہتے ہم آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے چاہتے ہیں اور کشمیری عوام کے فیصلہ کو مان لینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم ہندوستان کو بہت سی مراعات دے سکتے ہیں۔ لیکن اس کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ کشمیر کی سرزمین کے ایک انچ پر بھی ہندوستان زبردستی قبضہ کرے"۔

پھر کہا۔ کہ کشمیر کا مسئلہ حفاظتی کونسل کے سامنے ہے جس کا یہ فرض ہے کہ وہ امن و انصاف کے قیام اور چھوٹی قوموں کی حفاظت کی نگہداشت کرے۔

## عرب لیگ تنازعہ کشمیر پر غور کرے گی

قاہرہ ۲۷ فروری: معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مصر مصطفیٰ نحاس پاشا اگلے ہفتہ عرب لیگ کے ممبر ممالک کے وزراء خارجہ کا ایک اجلاس بلا رہے ہیں۔ تاکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تنازعہ کشمیر پر غور و فکر کیا جائے۔

## انڈونیشیا کا باغی کپتان ویسٹرلنگ گرفتار کر لیا گیا

سنگاپور ۲۰ فروری۔ آج یہاں باغی کپتان ویسٹرلنگ کو گرفتار کر لیا گیا۔ کپتان ویسٹرلنگ کی باغی فوج نے حال ہی میں انڈونیشیا میں بنڈونگ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب انہیں سنگاپور میں بلا اجازت داخل ہونے پر گرفتار کیا گیا ہے۔ اور ان پر اس الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا انہیں فی الحال سنگاپور کے ایک جزیرہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ کیپٹن ویسٹرلنگ بدھ کے روز بذریعہ ہوائی جہاز انڈونیشیا سے سنگاپور بھاگ گئے تھے۔ کل ان کی بیوی نے کہا تھا۔ کہ کیپٹن ویسٹرلنگ روپیہ اور ہتھیار لینے سنگاپور گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈونیشیا کے حکام نے سنگاپور پولیس سے درخواست کی تھی۔ کہ کیپٹن ویسٹرلنگ کو روک لیا جائے۔ کیپٹن ویسٹرلنگ نے تسلیم کر لیا ہے کہ وہ سنگاپور میں اپنی جماعت کے لئے روپیہ اور ہتھیار لینے آئے تھے۔ چنانچہ ان پر سنگاپور میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

## عراق اور پاکستان میں دوستی کا معاہدہ

بغداد ۲۰ فروری۔ آج یہاں عراق اور پاکستان کے درمیان دوستی کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ عراق کی طرف سے عراق کے وزیر اعظم سید توفیق اور پاکستان کی طرف سے پاکستان کے سفیر راجہ غضنفر علی خان نے اس معاہدہ پر دستخط کئے۔ مشرق وسطیٰ میں پاکستان کی طرف سے دوستی کا یہ دوسرا معاہدہ ہے۔ اس سے قبل طہران میں ایران اور پاکستان میں دوستی کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو چکے ہیں۔

## ایران میں نئی وزارت

طہران ۲۷ فروری: ایران میں آج وزیر اعظم محمد سعید نے نئی کابینہ بنا لی۔ کابینہ میں دو نئے وزیر لئے گئے ہیں۔ حسین علی خان نئی کابینہ میں وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ وہ نومبر ۱۹۴۷ء سے امریکہ میں ایران کے سفیر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

## چند ماہ کے اندر اندر برطانیہ میں نئے انتخابات ہونگے

لندن ۲۷ فروری: امید ہے کہ اس ہفتہ کے اندر مسٹر ایٹلی نئی کابینہ بنا لیں گے۔ اور ہفتہ کے بعد جب برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ تو سب سے پہلے پارلیمنٹ کے ارکان حلف اٹھائیں گے۔ اور اس کے بعد صدر کا انتخاب کریں گے مسٹر ایٹلی جو کابینہ بنائیں گے خیال ہے پہلے سے تبدیل شدہ ہوگی۔ کیونکہ پچھلی لیبر حکومت کے سات وزیر انتخابات میں شکست کھا چکے ہیں۔

بی بی سی کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن تک مختلف سیاسی پارٹیوں کے درمیان کسی سمجھوتے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ویسے سیاسی حلقے یہ خدشہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ ایک سال بلکہ چند ماہ کے اندر اندر نئے انتخابات منعقد ہوں گے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ خدشہ اس لئے پیدا ہو رہا ہے۔ کہ لیبر پارٹی کو صرف اتنی نشستوں کی اکثریت حاصل نہیں جس سے وہ حکومت کا کاروبار آسانی سے چلا سکے۔

آج ایک اور حلقہ کے نتیجہ کے بعد لیبر پارٹی کو دس نشستوں کی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ اور اس کی کل تعداد ۳۱۵ تک پہنچ گئی ہے۔